How we Got Our Bible
By
Rev. J. Paterson Smyth.

قدامت بائبل

جسے

ریورنڈ قاضی خیر اللہ صاحب پرنسپل بشپ لیفرائے
ٹریننگ سکول کلارک آباد

نے

جے پیٹرسن سمتھ صاحب کی مشہور کتاب

"ہاؤ وی گاٹ آور بائبل"

سے

ترجمہ کر کے مع چند ضروری ایزادیوں کے پریسٹوں کے امتحان کیلئے مرتب کیا

مسٹر ایم۔ کے خان مہان سنگھ باغ لاہور

بار اول ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۲۸ء ۱؍۶ پائی

تھے یہ چار شخص بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ نہ تھے۔ متی ایک محصول لینے والا تھا۔ مرقس ایک بیوہ کا بیٹا تھا۔ جو پطرس کے ساتھ رہتا تھا۔ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مرقس کا اُستاد پطرس خود ویسا کم علم تھا۔ لوقا ایک طبیب تھا۔ وہ کسی قدر تعلیم یافتہ تھا تاہم ایسی لیاقت تو نہیں رکھتا تھا کہ وہ اپنے زمانے کے یہودی یا یُونانی عالموں کا مقابلہ کرے۔ یوحنا ایک مچھوا تھا۔ سو ان چاروں انجیل نویسوں میں سے ایک بھی اِس لایق نہ تھا کہ اپنی ذاتی لیاقت سے مسیح جیسے ایک شخص کو ایجاد کرکے اُسکی ایک منگھڑت زندگی تصنیف کرے۔ اگر وہ ایسی ایک منگھڑت کہانی ایجاد کرتے بھی تو اُنکے بیانات میں کہیں نہ کہیں متضاد باتیں برپا ہوتیں۔ کیونکہ بڑے بڑے مصنّفوں کی کتابوں میں بھی نقیض باتیں پائی جاتی ہیں۔ پر یہ ایک عجیب بات ہو کہ چار شخصوں نے مختلف غرض سے مختلف سن میں مختلف جگہ اور موقع پہ ایک ہی زندگی کا احوال لکھا پر اُن کے آپس کے بیانات میں ذرا بھی اختلاف نہیں ہوا۔ اُنکی تصنیفات میں متفرق خاصیتیں تو ہیں۔ متفرق مضامین تو ہیں متفرق غرض اور ترتیب تو ہیں۔ پر ایسی باتیں نہیں جن سے ایک کے بیان سے دوسرے کے بیان کی تردید ہو۔ کہیں کہیں ایسا تو ہوا کہ ایک نے شاید ایک اندھے کا ذکر کیا۔ دوسرے نے دو اندھوں کا ذکر کیا۔ ایک نے ایک فرشتے کا ذکر کیا۔ دوسرے نے دو

فرشتوں کا ذکر کیا۔ پر کہیں بھی ایسا بیان نہیں ہوا کہ جو ایک اندھے کا ذکر کرتا وہ یہ لکھتا ہو کہ وہاں کوئی اور دوسرا اندھا تھا ہی نہیں۔ یا جو ایک فرشتے کا بیان لکھتا وہ یہ کہتا ہو کہ وہاں دوسرا فرشتہ تھا ہی نہیں +

انجیل نویسوں میں سے بعض نے خاص خاص غرضوں سے خاص خاص باتیں چھوڑ دیں اور بعض نے خاص خاص غرضوں سے خاص خاص باتیں تصنیف کیں جنہیں اوروں نے نہیں لکھیں۔ مثلاً یوحنا کی انجیل میں ایسی بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں جو پہلی تینوں انجیلوں میں مندرج نہیں ہوئیں۔ پر یوحنا ایسی ایک بات کا بھی ذکر نہیں کرتا جو پہلی تینوں انجیلوں کے خلاف ہو +

خیر جس حال انجیل نویسوں میں ایسی لیاقت نہ تھی کہ وہ ایسی ایک منگھڑت کہانی ایجاد کریں اور نہ اُن کے بیانات میں ہی کسی طرح کا اختلاف پایا جاتا ہو تو ہم کو ماننا پڑے گا کہ اُنھوں نے جس شخص کی سوانح عمری لکھی ہو وہ ایک فرضی شخص نہ تھا بلکہ ایک حقیقی شخص تھا۔ اُس کی نسبت ان تصانیف میں جو کچھ بیان ہیں سب اصلی بیان ہیں کیونکہ اُن کے مصنّف ایسے چال چلن رکھتے تھے کہ لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے اُنھوں نے مسیح کی نسبت کوئی بھی بات بڑھا کے نہیں لکھا پھر اُن میں سے دو یعنے متی اور یوحنا مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے تھے جو

پندرھویں صدی میں چھاپے کا فن ایجاد ہؤا تو ہماری (انگریزی) بائبل سولھویں صدی میں چھپ کر تیار ہوگئی۔ مگر وہ انہی نُسخوں سے جو پندرھویں صدی میں موجود تھے نقل کی گئی تھی۔ اس لئے ان نُسخوں میں غلطی کا امکان ہے۔ کیونکہ وہ اسباب جواب ہمارے پاس موجود ہیں اور جن کے وسیلے سے ہم خوب تحقیقات کر سکتے ہیں اُس وقت دستیاب نہ ہوئے تھے۔

جو اردو ترجمہ چھپا وہ بھی سولھویں صدی کے نُسخہ سے ترجمہ ہو کر شایع کیا گیا۔ موجودہ اردو ترجمہ جو سنہ ۱۹۰۶ء میں چھپا اور ہمارے پاس ہے۔ وہ انیسویں صدی کی یُونانی کے مطابق ہے جس کو بہت پرانے یونانی اور عبرانی نسخوں سے مقابلہ کرکے بڑی کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے بہ نسبت سابق ترجمہ کے یہ پچھلا ترجمہ زیادہ صحیح اور مفید ہے۔

وہ چیزیں جن کے ذریعہ اب تحقیقات کی جاتی ہے حسب ذیل ہیں۔ اگر ہم اُن سارے قلمی نُسخوں کو جو آج کل کلیسیا کے پاس موجود ہیں دیکھیں تو اُن کو تین حصوں پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) پہلے حصہ میں بائبل کے پرانے نُسخے پاتے ہیں۔

(۲) دوسرے میں بہت پُرانے ترجمے ملتے ہیں۔

(۳) تیسرے حصہ میں بزرگوں کی تصانیف۔

علماء ان تینوں کو باہم مقابلہ کرنے سے بخوبی دریافت کر سکتے ہیں کہ شروع میں ہماری بائبل میں کیا تھا۔ فرض کرو کہ حضرت پولوس کے خط میں ایک ایسی آیت ہے جس کی بابت عالم لوگ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو وہ سب سے پہلے پُرانے نُسخوں میں اُس آیت کو دیکھتے ہیں تاکہ معلوم کریں کہ یہ آیت کس طرح پائی جاتی ہے۔ پھر وہ اُس آیت کو پُرانے ترجموں کے ساتھ ملاتے ہیں۔ اور

بعد ازاں اقتباسات سے مقابلہ کرتے ہیں کہ اُن کی کیا شہادت ہے۔

کسی بزرگ کا قول ہے کہ اگر سارے پُرانے نُسخے معدوم ہو جائیں تو بھی ہم اپنے بزرگوں کی تصانیف سے قریباً ایک اور بائبل تیار کر سکتے ہیں۔ یعنی آبا نے بائبل کے اس قدر اقتباسات کئے ہیں کہ اگر اُن سب کو جمع کریں تو سوائے چند آیات کے پوری بائبل بن سکتی ہے۔ اور وہ چند آیات بھی ایسی نہیں جن میں ایمان کے کسی خاص مسئلہ کا بیان ہو۔

مندرجہ بالا تین قسم کی شہادتوں سے ہم کو بائبل کی صحت کے لئے بڑی مدد ملتی ہے یعنی قدیم نُسخوں۔ پرانے ترجموں اور آبا کے اقتباسات سے۔ چونکہ نقل نویس اکثر غلطی کر جاتے ہیں اس لئے ہم وقتاً فوقتاً اپنی بائبل کے ترجموں کی نظرثانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

سو ہم زیادہ تفتیش و تحقیق کریں کیونکہ اوّل تو سولھویں صدی کی بہ نسبت ہمارے پاس اب زیادہ ذرایع ہیں۔ دوم ہمارے عالم قدیم زبانوں سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہیں۔

دوسرا باب

قلمی نُسخے

یُونانی زبان کے قلمی نُسخے

آج کل ہمارے پاس پندرہ سو یُونانی قلمی نُسخے موجود ہیں سو ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ معلوم کریں کہ اِن میں سب سے قدیم نُسخہ کونسا ہے؟

یہ کام مشکل تو بڑا ہے مگر ہمارے علماء بڑی کوشش کے بعد ہم کو یہ بتلاتے ہیں کہ ذیل کے نسخہ جات سب سے قدیم ہیں۔ اُن کے بعد وہ نسخے ہیں جو بڑے اور چھوٹے حروف میں ملے جلے لکھے گئے ہیں۔ اور بعد ازاں وہ نُسخہ جات ہیں جو

تصویری حروف یا رنگدار سنہرے حروف میں تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ نسخے سب سے بعد کے ہیں۔

اب ہم مندرجہ بالا تینوں قلمی نسخوں کا جو سب سے قدیم اور مشہور ہیں ذکر کرینگے۔ اول ویٹیکن (جو بی (B) کے نام سے موسوم ہے) چار پانچ سو سال سے یہ نسخہ روما کے ویٹیکن کتب خانہ میں جو کہ پوپ صاحب کے محل میں ہے موجود ہے چند سال گذرے کہ پوپ پائس نہم کے حکم سے فوٹوگرافی کے ذریعہ اس کی نقل کی گئی اس نسخہ میں غلطی نہیں۔ اس میں ۷۵۹ ورق ہیں۔ اور یہ ورق مربع شکل کے ہیں۔ اس میں ذیل کے حصے گم ہیں۔

(۱) کتاب پیدائش پہلے باب سے ۴۶ باب تک۔

(۲) مزامیر ۱۰۵ سے ۱۳۷ تک۔

(۳) عبرانیوں کا خط ۹ باب سے ۱۴ باب تک۔

(۴) مکاشفہ کی کل کتاب۔

یہ ستتر (عالموں) کا پرانا ترجمہ ہے جو یونانی زبان میں کیا گیا اور چوتھی صدی کا لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ کتاب کی شکل میں چمڑے کے اوراق پر ہے اور ہر ایک صفحہ میں تین کالم ہیں۔

(۲) سینا والا نسخہ۔ (جو الف א کے نام سے موسوم ہے) یہ نسخہ چوتھی صدی کے درمیان لکھا گیا جو کہ روس کے دار الخلافہ پیٹرزبرگ میں اب تک موجود ہے۔ جرمن کے ایک مشہور عالم ٹشنڈارف نامی نے اس کو کوہ سینا کے پاس ایک راہب خانہ میں پایا تھا۔ ۱۸۴۴ء میں جب یہ عالم اس راہب خانہ کو دیکھنے گیا تو اُس نے ایک ردّی کاغذ کی ٹوکری میں اس نسخہ کے چند اوراق پائے۔ اسے معلوم ہوا کہ یہ بائبل کے ورق ہیں۔ اور کسی نے اُس سے یہ بھی کہا کہ دو بار ہم نے ایسے اوراق جلا بھی دئے ہیں۔ راہب خانہ کے لوگوں نے اُسے چالیس اوراق جو کہ صرف جلانے کی خاطر وہاں رکھے ہوئے تھے اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت

دی۔ عالم مذکور نے جب یہ ۴۰ ورق پائے تو بیحد خوشی کا اظہار کیا۔ تب اُنہوں نے زیادہ دینے سے انکار کیا۔ اور وہ خود بے علم تھے۔ پندرہ سال بعد (۱۸۵۹ء میں) زار روس کی مدد سے اُس نے باقی کتاب بھی لے لی۔ اور اب وہ کتاب شاہی کُتب خانہ پیٹروگریڈ میں رکھی ہوئی ہے۔ فوٹوگرافی کے ذریعہ اس کی بھی نقلیں لی گئیں جو سب جگہ مل سکتی ہیں اس کے ہر صفحہ پر چار کالم ہیں۔

(۳) **اسکندریہ کا نسخہ** (جو اے (A) کہلاتا ہے) یہ نُسخہ قسطنطنیہ کے آرچ بشپ سرل لیوسر نے ۱۶۲۸ء میں انگلینڈ کے بادشاہ چارلس اوّل کی نذر کیا۔ اور اب لنڈن کے میوزیم (برطانیہ کا عجائب خانہ) میں رکھا ہوا ہے۔ اس میں سے عہد عتیق کے دس اوراق گم ہیں۔

عہد جدید میں سے مقدس متی کی انجیل کے ۲۵ ورق۔ شروع کے۔

„ „ „ مقدس یوحنا کی انجیل کے ۲ ورق۔

اور قرنتیوں کے خط سے ۳ ورق۔

اس نُسخہ کا بھی فوٹو لیا گیا ہے۔ یہ نُسخہ پانچویں صدی کے درمیان یونانی میں لکھا گیا۔ اس نسخہ کے سرورق پر عربی زبان میں لکھا ہوا ہے کہ یہ نُسخہ تھکلہ شہید کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس نُسخہ کو اسکندریہ کا نسخہ اس لئے کہتے ہیں کہ پہلے اسکندریہ سے قسطنطنیہ بھیجا گیا تھا۔ اس کے ہر صفحہ پر ۲ کالم ہیں۔ مذکورہ بالا تین نُسخے سب سے قدیم اور مشہور ہیں

(۴) **افرائیمی نُسخہ**۔ (جو سی (C) کے نام سے نامزد ہے) یہ نُسخہ قریباً اسکندریہ والے نسخہ کا ہمعصر ہے اور ملک فرانس کے شہر پیرس میں شاہی کُتب خانہ کے اندر رکھا ہوا ہے۔ پانچویں صدی میں کسی کاتب نے اس پر عہد عتیق و جدید لکھا۔ اور بارھویں صدی تک یہ ایسا ہی رہا۔ مگر تیرھویں صدی میں اس کے مالک نے پہلی تحریر کو کسی قدر مٹا کر اس پر ایک سُریانی افرائیم کا قصہ لکھ دیا۔ مگر یہی شکر کی بات ہے کہ پہلے حروف بالکل ہی نہ مٹے۔ اب

علماء نے ایسی ترکیب نکالی ہے کہ پہلے حروف عمدہ طور سے پڑھے جا سکتے ہیں۔

(۵) بیزی نسخہ (جو چھوٹا ڈی (D) کہلاتا ہے)۔ یہ نسخہ ۱۵۸۱ء میں بیزا نے دار العلوم کیمبرج کو دیا اور اب تک وہاں موجود ہے۔

یہ نسخہ بیزا کو ۱۵۶۲ء میں لائینز (ملک فرانس) سے مِلا تھا جو کہ اُسی سال برباد ہوا تھا۔ یہ نسخہ دو زبانوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی ایک طرف لاطینی اور دوسری طرف یونانی اس میں بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو کسی اور نسخہ میں نہیں۔ مثلاً لوقا ۶: ۴ و ۵ کے درمیان یہ عبارت ہے۔ "اُس (یسوع) نے سبت کے دِن کسی کو کام کرتے دیکھ کر کہا کہ اے آدمی اگر تو جانتا ہے کہ تو کیا کرتا ہے تو مُبارک ہے۔ لیکن اگر نہیں جانتا کہ تو کیا کرتا ہے تو ملعون اور شریعت کا توڑنے والا ہے"۔

اعمال ۱۱: ۲۷ و ۲۸ کے درمیان یہ عبارت موجود ہے۔ "اور بڑی خوشی ہوئی۔ اور جب ہم اکٹھے ہو گئے تھے تو اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبس ....." اعمال ۱۴: ۲۷ میں "یہودیوں کو" کی بجائے "اپنی بیوی دروسلہ کو" لکھا ہے۔

نوٹ۔ جن نسخوں کا اُوپر ذکر ہوا۔ وہ سب سے بڑے حروف میں ہیں۔ اور یہی اُن کی قدامت کی نشانی ہے۔ اس قسم کے نسخے قریباً ایک سو ہمارے پاس موجود ہیں جن میں سے مذکورہ بالا مشہور ہیں۔

دوسری قسم کے نسخے جو چھوٹے بڑے حروف میں ملے جلے تحریر کئے گئے ہیں وہ ۱۵۰۰ کے قریب ہیں۔ اور وہ اُن کے بعد کے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ ممکن ہے کہ ایک نسخہ اگرچہ وہ بعد کی نقل ہے مگر وہ کسی پُرانے نسخہ سے لیا ہوا ہے اس وجہ سے وہ پُرانا سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی کاتب پندرھویں صدی میں چھوٹے حروف میں ویٹیکن کی نقل کرے تو اس کی قدر و قیمت ویٹیکن کے اصلی نسخہ کے برابر ہوگی جس سے کہ وہ نقل کیا ہوا ہے اِس

واسطے یہ چھوٹے حروف والے نسخے بھی نہایت ضروری ہیں۔ بڑے حروف والے نُسخے انگریزی میں "اَن سی ال" اور چھوٹے حروف والے "کرسیو" کہلاتے ہیں۔ اور جب ہم معلوم کرتے ہیں کہ اگر کسی دنیاوی پُرانی کتاب کے دس یا بارہ نُسخے موجود ہیں تو وہ کتاب صحیح و سالم موجود ہیں۔

عہدِ عتیق کے بارہ میں

عہدِ عتیق کے پُرانے نُسخے بہت کم ہیں۔ سب سے پُرانا نُسخہ ۱۲ء سے ۱۰۵ء تک کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ۹۱۶ء کا ایک نسخہ لکھا ہوا ہے۔ مگر مسیح سے پیشتر کے وقت کا اس وقت کوئی نُسخہ موجود نہیں تو بھی قدیم یہودیوں نے عنقریب حضرت عزرا کے وقت سے لے کر فلسطی کے قلمی نسخوں کی نظرِ ثانی کی ہے۔ قریب ایک ہزار سال کا عرصہ گذرا کہ وہ نظرِ ثانی ختم ہو گئی تھی۔ اب جو نُسخے موجود ہیں آپس میں بہت ملتے ہیں۔

یہودیوں نے بہت کوشش کی کہ خدا کے کلام کو سیکھنے میں کوئی غلطی واقع نہ ہو جائے۔ وہ ایسی خبرداری سے نقل کرتے ہیں کہ اگر نُسخہ میں کوئی غلطی ہو تو وہ اس کو درست نہیں کرتے بلکہ ٹھیک لفظ حاشیہ پر لکھ دیتے ہیں۔ اور ہر ایک کتاب کے آخر میں لکھ دیتے ہیں کہ اس میں کتنی آیات ہیں۔ اور کون سی آیت عین بیچ میں ہے۔ اور کتنی آیات ہیں جو فلاں لفظ سے شروع ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب عہدِ عتیق کا نیا ترجمہ ہوتا ہے تو اس میں اتنی تبدیلیاں جتنی کہ عہد جدید کے ترجمہ میں ہونگی واقع نہ ہونگی۔

واضح رہے کہ ۱۲۰ء سے پہلے ایک عبرانی نُسخہ موجود تھا جس سے عہدِ عتیق کی عبرانی نقل ہوئی۔ مگر وہ آج کل موجود نہیں۔ اُس وقت اس کی چنداں حفاظت نہ کی گئی اور وہ بہت پُرانا بھی تھا۔

Cursive. ✓



Uncial. ✓

تیسرا باب

بائبل کے پُرانے ترجموں سے کیا مُراد ہے

اب تک ہم نے صرف پُرانے قلمی نُسخوں کا ذِکر کیا ہے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ پُرانے ترجموں سے کیا مُراد ہے۔

کلیسیا کے شروع میں مسیحی لوگوں نے بہت جلد یُونانی سے عہدِ جدید کا ترجمہ کیا ارامی اور سُریانی میں ایک ترجمہ کیا گیا۔

عہدِ جدید کے مکمل ہو جانے کے بعد ۵۰ سال تک اُس زبان کا جو کہ خداوند مسیح کے وقت بولی جاتی تھی رواج رہا۔

اس کے بعد عہدِ جدید کا مصری۔ حبشی اور ارمنی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ سنہ ۳۵۰ء کے قریب گاتھ کی زبان میں بِشپ اُلفی لاس یُونی ٹیرین نے ترجمہ کیا۔ اور لاطینی زبان میں ایک بہت قدیم ترجمہ ہے۔ جسے اٹلا (AT TILA) کہتے ہیں۔

سب سے مشہور ترجمہ جو مسیح کے بعد کل بائبل کا کیا گیا وہ لاطینی زبان میں ہے جس کو فرنگ۔ جیروم نے تیار کیا اور اُسے وَلگیٹ (VULGATE) کہتے ہیں۔ جو کہ آج تک رومی کلیسیا میں موجود ہے۔

چوتھی صدی میں جب لوگوں نے دیکھا کہ پُرانے لاطینی ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہیں تو روم کے بشپ دماسُس (DAMASUS) نے مقدس جیروم سے درخواست کی کہ وہ لاطینی ترجمہ کی نظرِ ثانی کرے۔

عہدِ جدید کا ترجمہ سنہ ۳۸۵ء میں تکمیل تک پہنچا اور اِس کے بعد مقدس جیروم نے عہدِ جدید کا ترجمہ اصل عبرانی سے لاطینی زبان میں کیا۔
جتنے ترجمے ابتدا سے کئے گئے اُن میں سے ایک بھی وَلگیٹ کی مانند مشہور نہ ہُوا۔

ایک ہزار سال تک یہی یورپ کی بائبل تھی۔ اور اِسی سے اُردو ترجمہ ہُوا۔ جس پر وَلگیٹ کا بہت اثر ہُوا۔ مقدس جیروم کے دِنوں میں تو لوگوں نے اِسے پسند نہ کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ لوگوں نے اُسے یہاں تک قبول کیا کہ ٹرینٹ کی مجلس نے (دسمبر سنہ ۱۵۴۵ء تا جنوری سنہ ۱۵۶۳ء) اس کو اصل یُونانی اور عبرانی پر ترجیح دی۔ اور تا حال رُومی کلیسیا میں رائج ہے۔ لوگ اسے اس قدر پیار کرتے تھے کہ جب ایک ہی ایڈیشن جس میں دائیں اور بائیں عبرانی و یونانی اور بیچ میں وَلگیٹ تھا شائع ہُوا تو تمام جِلدیں خرید لیں۔ کسی نے اس وقت یہ بھی کہا کہ "یہ مسیح کی صلیب کا نشان ہے جس کے دونوں طرف چور ہیں"۔

متن کے لئے اِن ترجموں سے بڑی مدد ملتی ہے اور ان سے یہ شہادت بھی ملتی ہے کہ عہدِ جدید کی کتابیں بہت پُرانی ہیں کیونکہ یہ ترجمے بہت قدیم ہیں۔ پھر کیا اصل نسخہ ترجمہ سے قدیم تر نہ ہوگا؟ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ عہدِ جدید کی چند کتابیں دیر کے بعد لکھی گئی ہیں یہ ترجمے ان کے خیال کے خلاف شہادت دیتے ہیں۔

کتابوں کی ایک بہت پُرانی فہرست بھی موجود ہے جو لاطینی زبان میں ہے۔ جس کو "مُوراطوری" کہتے ہیں۔ اور وہ سنہ ۱۸۱ء میں موجود تھی۔

قدیم مسیحی مُصنفوں نے پاک نوشتوں سے اقتباس بھی کئے ہیں۔ اور یہ بزرگ مُصنف اس قدر قدیم ہیں کہ عہدِ جدید کی تحریر کے وقت قریباً سب موجود تھے۔ مگر ان میں ایک کمزوری نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ وہ کبھی کبھی آیات کو بغیر کتاب دیکھے زبانی لکھ دیتے ہیں۔

ذیل کی تصانیف اور مُصنف بہت قدیم اور مشہور ہیں۔

(۱) برنباس کا خط۔ ٹشن ڈارف نے اس کو اپنی بائبل "کوڈکس سیناٹی کس" کے ہمراہ پایا۔ یہ خط بہت قدیم ہے۔ مگر پولوس رسول کی تصنیفات کے بعد کا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "وہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے" جو متی سے مانگتا

Codex Sinaiticus.

ہے اُسے دے۔" "وہ راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بچانے آیا۔"

(٢) کلیمنٹ کا خط - یہ روما کا پہلا بشپ تھا - ایک قدیم مُصنف کہتا ہے کہ یہ وہی کلیمنٹ ہے جس کا ذکر فلپیوں ۴: ۳ میں آیا ہے۔

آئری نیس جو لائینز کا بشپ تھا - چند سال کے بعد اس خط کا یوں ذکر کرتا ہے۔ کہ "اُسے کلیمنٹ نے لکھا جس نے مبارک رسولوں کو دیکھا اور ان سے گفتگو کی جس کے کانوں میں رسولوں کی منادی ابھی تک سنائی دیتی ہے اور اُن کی روایات اُس کی آنکھوں کے سامنے ہیں" یہ خط قرنت کی کلیسیا کو بھیجا گیا تھا۔

ڈایونی نیس جو ١٧٠ء میں قرنت کی کلیسیا کا بشپ تھا۔ یہ گواہی دیتا ہے کہ "شروع سے یہ خط قرنت کی کلیسیا میں برابر پڑھا جاتا رہا ہے"۔

اس خط میں مندرجہ ذیل آیات کا اقتباس ہے۔

"رحم کرو کہ تم پر بھی رحم کیا جائیگا"۔

"معاف کرو تو تم بھی معافی پاؤ گے"۔

"جیسا تم دیتے ہو ویسا تم کو دیا جائیگا"۔

"جیسا تم انصاف کرتے ہو تمہارا انصاف کیا جائیگا"۔

"جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا"۔

"خداوند یسوع مسیح کی باتوں کو یاد کرو کہ اُس نے کہا اُس شخص پر افسوس ہے جس کے باعث ٹھوکریں لگیں۔ اُس شخص کے لئے مفید ہوتا اگر وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ بہ نسبت اِس کے کہ میرے چُنے ہوؤں کو ٹھوکر کھلائے۔ اُس کے لئے مفید ہوتا کہ چکی کا پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جاتا اور وہ سمندر میں ڈبویا جاتا اس کی بہ نسبت کہ وہ میرے چھوٹوں میں سے ایک کو ٹھوکر کھلائے"۔

(٣) ہرماس کا چوپان اس کے بارہ میں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہ ہرماس

ہے جس کا ذکر رومیوں ١٦: ١٤ میں ہے یہ قریب سنہ ١٠٠ء کے لکھا گیا۔

حوالجات

(ا) مسیح کا اقرار کرنے میں اور اُس کا انکار کرنے میں۔

(ب) بیج بونے والے کی تمثیل۔

(ج) جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے بیاہ کرتا وہ زانی ہے۔

حضرت اگناشیس انطاکیہ کا بشپ تھا۔ صعود سے چالیس سال بعد اُس نے اپنے ١٢ مشہور خطوں میں یہ لکھا ہے کہ

(ا) مسیح نے یوحنا بپتستا کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا تاکہ اس سے ساری راستبازی پوری ہو۔"

(ب) سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے بد ہو۔"

(ج) "روح خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ کہاں سے آتی اور کہاں جائیگی"

حضرت پولیکارپ سمرنا کا بشپ اور یوحنا رسول کا شاگرد تھا۔ لائینز کے بشپ آئری نیس نے اپنی جوانی کے دنوں میں اسے دیکھا تھا۔ آئری نیس اس کے بارہ میں یوں لکھتا ہے کہ "میں وہ جگہ بتا سکتا ہوں جس پر مبارک پولیکارپ نے بیٹھ کر تعلیم دی۔ اُس کا باہر جانا اور اندر آنا۔ اُس کی زندگی کا طریقہ اور جس طرح اُس نے اپنی گفتگو کا اپنے استاد یوحنا سے جو کیا کرتا تھا ذکر کیا۔ اور باقی لوگوں کے ساتھ جنہوں نے خداوند کو دیکھا"۔

اِن سب باتوں کو پولیکارپ نے مُقدس نوشتوں کے مطابق بیان کیا اس قدیم بزرگ کا ایک خط موجود ہے۔ حالانکہ بہت مختصر ہے تاہم اُس میں قریب چالیس اشارات عہد جدید کے ہیں۔ اُن میں سے بعض بڑی مدد کے باعث ہیں۔

جسٹن شہید اس کے دو معذرت نامے اور یہودیوں کے ہمراہ ایک گفتگو

موجود ہے۔ جو قریباً ۱۵۰ء میں لکھی گئی ان میں حوالجات بکثرت ہیں۔ مگر افسوس کہ اکثر حافظہ سے لکھے گئے ہیں۔ اور کتاب کے متن سے نہیں۔ اس لئے اُن سے زیادہ مدد نہیں مل سکتی۔

ہم اس بات پر تعجب نہ کریں کہ جسٹن نے یوں کیا کیونکہ گو ہمارے پاس صاف ستھری مطبوعہ کتب ہیں اور کلید بھی موجود ہیں تو بھی کبھی کبھی آیات کے نکالنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

جسٹن کی تصنیفات میں اکثر ایسے نشانات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً

(ا) "تم کو سانپوں اور بچھوؤں کے کچلنے کی طاقت دی اور زہر دار جانوروں پر اور دشمن کے سب اختیار پر"۔

(ب) "جو تجھ سے مانگتا ہے اُسے دے اور جو تجھ سے لینا چاہے اس سے منہ نہ موڑ کیونکہ اگر تم صرف اُنہی کو دیتے ہو جن سے تم لینے کے اُمیدوار ہو تو کیا نئی بات کرتے ہو۔ محصول گیر بھی تو یہی کرتے ہیں"۔

(ج) "زمین پر اپنے لئے خزانہ جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتے اور چور نقب لگاتے ہیں۔ لیکن آسمان پر اپنے لئے خزانہ جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتے ہیں۔ اور نہ چور نقب زنی کرتے ہیں۔ کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ اگر تمام دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کھوئے؟ آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا؟"

(د) "مہربان اور رحم دل ہو جس طرح تمہارا باپ رحم دل اور مہربان ہے اور اپنے سورج کو گنہگاروں۔ شریروں اور راستبازوں پر طلوع کرتا ہے"۔

(ہ) "فکر نہ کرو کہ کیا کھاؤ گے اور کیا پیو گے۔ کیا تم پرندوں اور جانوروں سے بہتر نہیں ہو؟ خداوند ان کو خوراک دیتا ہے۔ اس لئے فکرمند نہ ہو کہ کیا کھاؤ گے یا پہنو گے۔ کیونکہ تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں

کے محتاج ہو۔ مگر پہلے تم آسمان کی سلطنت ڈھونڈو۔ اور پھر یہ ساری چیزیں تم کو ملینگی"۔

(و) "جہاں تمہارا خزانہ ہے وہاں تمہارا دل بھی لگا رہیگا"۔

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ وہ بعینہ ایسے ہیں جیسے کہ موجودہ انجیل میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ بائبل (عہد عتیق و عہد جدید) بہت قدیم کتاب ہے اور گو اس کے سامنے دُنیا کی عظیم الشان سلطنتیں شہرہ آفاق تہذیبیں اور شاندار قومیں پیدا ہوئیں۔ بڑھیں۔ عروج کو پہنچیں اور پھر زوال پذیر ہو کر صفحہ عالم سے نابود و بے بود ہو گئیں اور ڈھونڈنے سے اُن کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ مگر بائبل اب تک بدستور صحیح و سالم موجود ہے بائبل کی صحت پر جو اعتراض مسلمان کرتے ہیں اُن کے جواب میں پادری سلطان محمد خان صاحب کی تصحیف التحریف پڑھیں جو اس مضمون پر لاجواب کتاب ہے۔

قاضی

بائبل کے مجازی الفاظ

اور

اُن کا مطلب

پادری قاضی خیر اللہ صاحب کا یہ رسالہ اُردو میں اپنی نوعیت کا یکتا اور بہترین رسالہ ہے۔ عہد عتیق و عہد جدید دونو میں جس قدر الفاظ۔ اسما اور فقرات مجازی رنگ میں آئے ہیں اُن سب کے معانی و مطالب اس رسالہ میں درج کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب مقدس کو سوچ سمجھ کر مطالعہ کرنے والوں کی تو یہ جان ہے پھر خوبی یہ ہے کہ کسی لفظ کی تلاش کچھ مشکل نہیں حروف تہجی کی ترتیب سے لُغت کے پیرایہ میں تمام الفاظ کو مرتب کیا ہے۔ اور باایں ہمہ اوصاف قیمت صرف .... ایک آنہ

شکست میں فتح

از مسز کے۔ خیر اللہ صاحبہ

پہلی تین صدیوں کے مسیحیوں پر بُت پرست اور ظالم حاکموں اور افسروں نے جس قدر گوناگون جور و جبر اور ظلم و ستم کئے ان کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی داستان۔ اس کتاب میں کمال یہ ہے کہ صرف ایک ہی شخص یا خاندان کے حال نہیں بلکہ پورے تین سو سال کے بیشمار مسیحیوں کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ زبان بہت آسان ہے تیسری صفت یہ ہے کہ جابجا مناسب اور موزون اشعار سے مضمون کی شان دوبالا کر دی ہے چوتھا وصف یہ ہے کہ کہانی کا لطف آتا ہے۔ پانچویں خوبی یہ ہے کہ کتابت موٹی اور صاف ہے تاکہ جوان اور بچے سب آسانی سے پڑھتے چلے جائیں۔ کئی سکولوں میں بطور امدادی کتاب استعمال ہو رہی ہے۔ چھٹی پُر لطف بات یہ ہے کہ قیمت کچھ بھی نہیں یعنی ۱/۶

ملنے کا پتہ۔ ایم۔ کے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ۔ لاہور

باہتمام مسٹر ایم۔ کے۔ خان۔ پرنٹر و پبلشر گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں چھپ کر مہاں سنگھ باغ لاہور سے شائع ہوا۔